OPEN ACCESS
Biannual Research Journal
AL-ILM
Volume: 07
Issue: 02
FALL 2023

نعتِ رسول ﷺ کے تخلیقی عوامل



ISSN (P):
2618-1134
ISSN (E):
2618-1142

THE CREATIVE FACTORS OF NAAT-E-RASOOL ﷺ

Homepage URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm

Issue URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm/issue/view/13

Received:
15-02-2023
Accepted:
12-08-2023
Published:
30-12-2023

Dr. Mutahir Shah
Assistant Professor, Hazara University, Mansehra
Email: dr.mutahirshah @gmail.com
Tariq Rasheed
PhD Scholar, Department of Urdu, Hazara University Mansehra
Email: dr.mutahirshah @gmail.com

ABSTRACT

Prophet Muhammad's (PBUH) existence is the elevated practical example of human life. Being a prophet, a human being and a leader, every single moment of prophet's life is highly valuable and quit appreciable. The poem's content contains a praise and tribute for the said transparent personality. Poets are attracted towards the prophet's praise poetry because of various motivational factors. Where some of these poets find peace and contentment by getting involved in the said poetry, others find it a source for spreading the massage of the prophet and that of Islam, yet there are some poets as well who are motivated and attracted by religious social gathering (Melaad etc) and literary fame. In this article an attempt has been made to explain the meaning, purpose and various motivational factors which cause poets to engage in such poetry.

Keywords: *Na'at, poetry, praise, love of Prophet Muhammad (SAW)*

How to Cite: Mutahir Hussain, Tariq Rasheed, "نعتِ رسول ﷺ کے تخلیقی عوامل" Al-Ilm 7, no. 2 (2023): 28-38.

تعارف

سرکار دوعالم صاحبِ لولاک حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف میں کہا جانے والا لفظ "نعت" اپنے لغوی واصطلاحی معنوں میں اس قدر معروف ومشہور ہو گیا ہے کہ مزید کسی تشریح وتوضیح کی گنجائش نہیں۔اب صرف نعت کہہ دینے سے سارا مفہوم سامنے آ جاتا ہے۔البتہ نعتیہ محققین نے اپنے اپنے انداز میں نعت کی تعریف ضرور بیان کی ہے جس سے نعت کا فکری وفنی تسلسل جاری ہے۔ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

> "نعت(ن،ع،ت)عربی زبان کا مشہور سہ حرفی لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے ہیں۔نعت عربی کا اسم اور مونث ہے عرف عام میں منظوم کلام کے علاوہ نثر میں بھی مستعمل ہے۔یعنی نعت کا اطلاق نظم،نثر دونوں میں مروج ہے"[1]

سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاعر کا نذرانہ عقیدت نعت کہلاتا ہے۔باالفاظ دیگر نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربی محمد ﷺ کی مدح وستائش اور ان کے اوصاف کا تذکرہ ہو۔مولوی فیروزالدین نے "فیروز اللغات" میں لکھا ہے:

"نعت مدح،ثنا،تعریف وتوصیف رسول اکرم ﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار کہنا نعت ہے"[2]

ڈاکٹر سید شمیم گوہر نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نعت عربی زبان کا معروف لفظ ہے جس کے معنی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے ہیں۔"[3]

پروفیسر محمد یونس شاہ گیلانی نعت کی تعریف کے مضمون کو کچھ اس طرح آگے بڑھاتے ہیں:

> "نعت کا مفہوم اہل نعت کے نزدیک ان اچھی صفات،عادات وخصائل کا بیان کرنا جو خلقتاً وطبعاً کسی شخص میں پائی جائیں۔"[4]

نعت کے لغوی معنی تعریف وتوصیف کرنا کے ہیں اور اصطلاحی معنی شعری اصناف میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف کرنا ہیں۔اردو میں مختلف اصناف سخن اور مختلف ہیتوں میں نعت لکھی جارہی ہے۔مثلاً قصائد،مسدس،مخمس،مثنوی،قطعات،ابیات،مثلث،نظم اور ہائیکو کی صورت میں۔شعری نعت کے بارے میں شمیم احمد لکھتے ہیں:

"ایسے اشعار جن میں حضور سرور کائنات، پیغمبر اسلام کے اوصاف و برکات کا ذکر یا توصیف و عقیدت ہو شعری اصطلاح میں نعت یا نعتیہ اشعار کہلاتے ہیں۔ نعتیہ اشعار بالعموم کسی نظم یا مثنوی کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔ ویسے نعتیہ نظمیں الگ بھی لکھی گئی ہیں۔ یوں ہمارے نعتیہ شاعری کی خاصی مقبول روایت رہی ہے ۔ نعتیہ قصیدے بھی بکثرت لکھے گئے ہیں۔"(5)

شعری اصطلاح میں جب نعت کے اصطلاحی مفہوم کی اور وضاحت تلاش کی جائے تو اس سے مراد سرورِ کونین رحمت عالم حضور نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد نبی کریم ﷺ سے اظہار محبت ہے۔ نعت کے اصطلاحی معنی پر نعتیہ ناقدین، محققین اپنی اپنی آرا مختلف انداز میں پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت و منقبت کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "ادبیات و اصطلاحاتِ شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف حضرت محمد ﷺ کی مدح کی جاتی ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی و امام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے "(6)

راجا راشد محمود کا یہ بیان بھی اہم ہے۔

> "اب قریباً دنیا بھر کے مسلم علاقوں کی زبان میں نعت لغوی معنوں کے دائرے سے نکل کر اصطلاحی معنوں میں واضح اور وسیع تناظر میں نظر آنے لگا ہے۔"(7)

نعت کے حوالے سے بے شمار محققینِ نعت نے اپنی آراء پیش کی ہیں۔ ان سب کے الفاظ مختلف ہونے کے باوجود سب کا مرکزی خیال اور مرکز و محور رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ بلکہ مختلف آرا کی قوس قزح نے موضوع کو اور بھی دلچسپی سے ہمکنار کر دیا ہے۔

مجموعی طور پر وہ اشعار جو آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کے ذکر کو موضوع بحث بنائیں شعری اصطلاح میں نعت یا نعتیہ اشعار کہلاتے ہیں۔ نعت سے مراد وہ نظم جو رسول ﷺ کی شان میں کہی جائے۔ یہ ایک باقاعدہ صنف ہے۔ عربی زبان و ادب میں نعت مدحا النبی اور المدعائل النبوئیہ کی اصطلاح میں استعمال ہوتی ہے۔ نعت کا لفظ سب سے پہلے فارسی مدح سراوں کے ہاں عام ہوا اور اردو شعرا نے فارسی کے نعت خوانان مصطفی ﷺ سے جو لطف اٹھایا اس میں آقائے نامدار ﷺ کی تعریف کے لیے استعمال کیے جانے والا لفظ نعت بھی شامل ہے ۔ بعض روایات کے مطابق لفظ نعت مدح رسول ﷺ میں کہے جانے والے منظوم کلام کے لیے سب سے پہلے حضرت علیؓ نے استعمال کیا.

ہمارے بعض ناقدین ادب کا خیال ہے کے نعت کوئی صنف نہیں ہے چنانچہ یہ بحث اہمیت اختیار کرتی ہے کہ نعت دراصل ہے کیا؟ اس کے تخلیقی محرکات کیا ہیں؟ کیا یہ ایک باقاعدہ صنف کی خوبیوں سے مزیّن ہے بھی یا نہیں۔ ایسے ناقدین کا خیال ہے کہ اس (نعت) میں کسی نہج سے ندرت وجدت کی گنجائش نہیں۔ موضوعاتی اور روایتی شاعری میں تخلیقی عمل کی جلوہ ریزی ممکن نہیں اس لیے شخصی سیرت کے دائرے میں گردش کرنے والی شاعری میں افکار وخیالات اور جذبات واحساسات کی وہ رنگ رنگینی نہیں دیکھی جاسکتی جو خالص شاعری کی مثالیں ہیں۔

لیکن غور کیا جائے تو ان کا یہ اعتراض کسی طور مناسب نہیں۔ کیونکہ ہر اعلیٰ وہی ہوتا ہے جس میں فن کے ساتھ ساتھ فکر کی بھی گہرائی اور عظمت ہو۔ اور رسولِ کائنات کی مدح سرائی سے زیادہ اعلیٰ خیال پھر کیا ہو سکتا ہے۔ دراصل ادب کی موضوعی اور غیر موضوعی کی تقسیم ہی سرے سے غلط ہے۔ ادب کی کسی بھی صنف کو تخلیقی وغیر تخلیقی ادب نہیں کہا جاسکتا۔ اور یوں حکم نہیں لگایا جاسکتا کے فلاں موضوع تخلیقی ہے اور فلاں موضوع غیر تخلیقی دراصل یہ مسئلہ صاحب فکر وفن کا نجی اور ذاتی ہے۔ اگر اس کے اندر صلاحیت ہو گی تو وہ اپنی پوری قوت وتوانائی کے ساتھ کے بے جان لفظوں میں جان پیدا کر کے معنویت کی لہر پیدا کر دے گا۔ لہٰذا کوئی بھی ادب جب اِن خصوصیات کا حامل ہو گا وہ بہترین ادب ہو گا۔ شاعری دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس میں شاعر کے ساتھ قاری اور سامع بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کے صنف نعت غیر تخلیقی صنف سخن نہیں ہے۔

نعت گوئی کے محرکات وعوامل

اگر ہم نعت گوئی کے محرکات پر توجہ دیں اور وہ بنیادی اسباب تلاش کریں جس کے تحت نعت گوئی ہر عہد میں ہوتی رہی ہے تو یہ بحث یا مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ذیل میں ہم اُن محرکات پر روشنے ڈالتے ہیں جن سے یہ موضوع عبارت ہے اور جن کے ہوتے ہوئے نعت کی صنفی قدروقیمت کُھل کے واضح ہو جائے گی۔

1. عشق رسول ﷺ:

نعت گوئی کی پہلی شرط عشق مصطفی ﷺ ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کے جب تک انسان اپنے راہنما کو دل کی گہرائیوں سے نہ چاہتا ہو اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں اطاعت امیر کا فریضہ انجام نہیں دے سکتا۔ نعت کا بنیادی محرک جذبہ عشق ہے۔ اور یہی مدار ایمان وعرفان بھی ہے۔ بغیر حب نبی ﷺ پاک کا تصور ہی ممکن

نہیں بلکہ تمام عبادتیں ناقص اور فضول ہیں۔ عاشقان سرور کائنات کی محبت جزو ایمان میں نہیں بلکہ کل ایمان خیال کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔

> "میرے حبیب فرما دیجیے کے اے لوگو! تمھارے باپ تمھارے بیٹے تمھارے بھائی تمھاری عورتیں تمھارا کنبہ تمھاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمھیں ڈر رہتا ہے اور تمھاری پسند کے مکان ان سے کوئی چیز بھی اگر تمھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار کرو اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ فاسقو کو راہ نہیں دیتا۔[8]

رسول رحمت ﷺ کی ذات بابرکات سے محبت و عقیدت ہی اصل ایمان ہے جس کی بے شمار مثالیں قرآن و حدیث میں نظر آتی ہیں اس کے ساتھ ہی صحابہ کرام کی حیات کے تمام گوشوں سے لاتعداد مثالیں ملتی ہیں۔ بطور شہادت و علامات عشق رسالت استعمال کی جاتی ہیں اور چونکہ عشق والفت کی بے شمار علامتیں ہیں لیکن ان میں ذکر کثیر یعنی آثار نعت گوئی جو انفرادیت و اہمیت حاصل ہے۔ نعت گوئی دراصل رسالت مآب کے اظہار کا نام ہے جس میں مدح مصطفی ﷺ مختلف طرز و ادا اور اسلوب بیان کے وسیلے سے بارگاہ نبوت میں اپنی غلامی کا خراج ولہانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔ عشق رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کے بغیر بڑے سے بڑا شاعر بھی نعت نگاری میں بے بس دکھائی دیتا ہے اور یہ جذبہ اگر حاصل ہو جائے تو تخلیق نعت میں کمال فن دیکھا جا سکتا ہے۔ شیخ طاہر قیوم طاہر نے اس طرح عشق رسول ﷺ کا اظہار کیا ہے۔

تیرے عشق میں جو غرق ہوا
وہ غلام حبشی بلال ہے[9]

2. اظہارِ عقیدت:

حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک کی پیروی اور فخر موجودات ﷺ کی ذات والا صفات سے عقیدت و محبت کے بغیر انسان کا تعلق خدائے قدوس سے جڑنا ناممکن ہے۔ جب کوئی مسلمان کوئی مومن اپنی زبان میں اپنے قلم سے تہذیب و سلیقے سے حضور اقدس سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور حضور کا مقام و مرتبہ بھی اس کے زہین میں ہوتا ہے تو اسی اظہار کو نعت سے تعبیر کیا جاتا ہے خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں عقیدت کا اظہار نعت کہلائے گا یہی وجہ ہے شاعر کا حضور کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا مطالعہ تخلیق کائنات کا محرک ٹھہرتا ہے اور

شاعر اسے انسانیت کے سب سے بڑے اور سچے راہنما حضور ﷺ کو گلہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت خیال کرتا ہے۔

3. اطاعتِ رسول ﷺ کا جذبہ:

نبی کریم ﷺ کی مدح و توصیف کرنے میں سر فہرست خود خالق کائنات ہے جس نے اپنے محبوب کی تعریف میں ان کے اوصاف جمیلہ آپ ﷺ کا سراپا آپ ﷺ کی فضیلت بے شمار موقع پر بیان فرمائی ہے ۔نعت کی تخلیق و ترویج میں ایک بڑا جذبہ اطاعت رسول کا بھی ہے جو محبت رسول کا نتیجہ ہے۔ذات باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نافرمانی پر دردناک عذاب کی وعیدیں سنائیں ہیں۔ قرآن مجید میں یوں ارشاد خداوندی ہے۔

"اے نبی لوگوں سے کہہ دو کے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو"(10)

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا۔"(11)

ان آیات مبارکہ کے علاوہ قرآن کریم میں اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کی اہمیت اور بڑائی کو بیان کیا ہے۔

4. سیرت کے جلسے:

نعت گوئی کا ایک بڑا مجلسی محرک سیرت کے جلسے ہیں۔ سیرت رسول ﷺ کے جلسے کا آغاز قدیم دور سے منائے جارہے ہیں۔ان جلسوں میں تلاوت کے بعد نعت کو انتہائی ضروری خیال کیا جاتا ہے ویسے عام مسلمان جو شاعری کے کسی دوسرے پہلو سے واقف نہ بھی ہوں نعت کے نام اور اس کے اصطلاحی مفہوم سے ضرور آگاہ ہیں۔یہی وجہ ہے کے چھوٹے بڑے ہر عمر کے لوگ نعت پڑھنے اور سنانے کو ایک مبارک فعل تصور کرتے ہیں مگر معراج شریف، ربیع الاول اور رمضان مبارک میں ان کا زور بڑھ جاتا ہے۔ان جلسوں میں مسلمانوں کی بڑی تعداد عقیدت کے ساتھ باوضو ہو کر سیرت کے بارے میں جہاں علما کے خطاب سنتے ہیں وہاں نعتیہ کلام کو بھی عقیدت و احترام اور شگفتگی کے ساتھ سننے کا التزام کرتے ہیں۔

5. ذکرِ رسول ﷺ کو عام کرنے کی خواہش:

نعت گو شعرا کے نعت گوئی کا ایک محرک ذکر رسول کو عام کرنا بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کے ذکر رسول کو عام کرنا اور بلند کرنا سنت خداوندی ہے بلکہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کے اس کی ممدوح کا ذکر ہر

جگہ ہو۔ جب ممدوح بھی وہ ہو جو ذات خداوندی کا بھی ممدوح ہو پھر بات ہی کچھ اور ہو جاتی ہے۔ یہ جذبہ بھی نعتیہ شاعری کا ایک اہم محرک ہے جس نے نعت کو مقبولیت عامہ کی راہ دکھائی۔

6. نعتیہ مشاعرے:

مجلسی محرکاتِ نعت میں ایک اہم محرک نعتیہ مشاعروں کا انعقاد بھی ہے۔ پاک وہند میں مشاعروں کی روایت بڑی پرانی ہے۔ نعتیہ مشاعرے متحدہ ہندوستان میں بھی ہوتے تھے۔ پاکستان کے گاوں گاوں اور شہر شہر انجمن غلامان مصطفی ﷺ، انجمن سناخوان مصطفی ﷺ، نعت بزم، نعت ادارہ فروغ، بزم احسان اور نعت اکادمی کے نام سے مختلف ادارے نعتیہ مشاعروں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ ادبی حلقے رمضان المبارک اور ربیع اول کے مہینوں میں خاص طور پر شعری نشستوں کو نعتیہ مشاعروں کا روپ دیتے ہیں۔ ایک تو شاعر کو شاعری کے اظہار کا موقع ملتا ہے اور دوسرے شاعر نعت خداوندی سمجھ کر اپنے آپ کو شفاعت اور ثواب کا حق دار سمجھتا ہے اس دور میں نعتیہ مشاعروں کے فروغ میں ریڈیو، ٹی وی اور اخبار و رسائل کا بڑا کردار ہے جو ان مشاعروں کی روداد نشر کرتے ہیں جس سے نعت کو فروغ ملتا ہے۔ عصر حاضر میں نعتیہ مشاعرے مساجد اور تعلیمی اداروں میں بھی منعقد ہونے لگے ہیں۔ مثلاً کالج و یونیورسٹی کی سالانہ تقریبات میں نعتیہ مشاعروں کی روایات، مقابلہ حسن قرآت، تعلیمی اداروں کے نعتیہ مشاعرے نہ صرف تعلیمات رسول ﷺ کو عام نوجوانوں تک پہنچانے کا وسیلہ بن رہے ہیں بلکہ تعلیمی اداروں میں موجود نئے شاعروں کو نعت رسول ﷺ کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو عصرِ حاضر میں فروغ نعت کے لیے ان محافل اور مشاعروں کا بڑا حصہ ہے۔

نتائج بحث

نعت گوئی کے محرکات کو بیان کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کے ہمارے بعض ناقدین ادب کا خیال یہ ہے کے نعت کوئی صنف نہیں ہے۔ اس میں کسی نہج سے ندرت وجدت کی گنجائش نہیں۔ موضوعاتی اور روایتی شاعری میں تخلیقی عمل کی جلوہ ریزی ممکن نہیں، اس لیے کے شخصی سیرت کے دائرے میں گردش کرنے والی شاعری میں افکار و خیالات اور جذبات واحساسات کی رنگ رنگینی نہیں دیکھی جاسکتی جو خالص شاعری کی مثالیں ہیں۔ مثلاً شاعر اپنے مصائب وآلام یا ذاتی طور پر مدینے سے دوری و مہجوری کی کیفیت کا انتہائی کرب انگیز صورت میں اظہار کرتا ہے اور اپنے اظہار میں صداقت و حقیقت کا شعوری خیال بھی رکھتا ہے تو دیکھا یہ جاتا ہے کے اس کے اشعار میں ایک نوع کی انفرادیت کے علاوہ اجتماعی جذبات واحساسات کی مصوری بھی ہو جاتی ہے۔ اس طرح شاعر کی کیفیت میں قاری و سامع بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کے صنف نعت

تخلیقی صنف سخن نہیں۔اگر نعت گوئی کے محرکات پر توجہ دیں اور وہ بنیادی اسباب تلاش کریں جن کے تحت نعت گوئی ہر عہد میں ہوتی رہی ہے اور بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔احباب فکر و نظر کا خیال ہے کے کسی بھی اعلیٰ ادب کی بنا محبت کے تین محرکات پر ہوتی ہے۔

1۔حسن و جمال 2۔فضل و کمال 3۔جود و نوال

اور نعت کی تخلیق میں محبت کے یہ زاویے خاص طور پر نمایاں ہیں۔مذکورہ بالا خیالات نعت گوئی کے معنوی محرکات ہیں ان کے علاوہ اگر تاریخِ ادب اور تاریخ انسانیت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر گوشہ حیات سے نگہت مصطفی کی تحریک ابھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔کیونکہ تہذیب و تمدن، ثقافت و کلچر، اخلاقی اقدار مکمل تاریخ کی روشنی میں عروج وارتقاء کی منزل سے جہاں ہمکنار ہوتی ہیں وہاں رحمتِ کونین کی رحمت مآب کرنیں جگمگاتی نظر آتی ہیں۔ذرا سوچیے جس صنفِ سخن میں صدیوں کے جذبات و خیالات کی جلوہ سامانی ہو جس کا موضوعاتی سفر ازل سے ابد تک قرآنی نظام و فکر کے ساتھ دیگر صحیفوں پر محیط ہو۔جس کی مدحت خود خالق کائنات فرماتا ہو علمائے مرسلین، علما، فقہا، صوفیا یہاں تک کے غیر مسلم دانشور روشن خیال مورخین مسلسل کر رہے ہوں تو اس طرح سے ثابت ہے کے غیر تخلیقی عمل اس صنف میں داخل نہیں ہو سکتا۔جیسا کے گزشتہ سطور میں عرض کیا گیا ہے کے کسی بھی شاعر پر غیر تخلیقی ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا بلکہ تخلیق کاروں میں دریافت طلب عمل یہ ہے کے کون کسی صنف سے ذہنی و قلبی وابستگی رکھتا ہے۔ان کی نمائندہ تخلیقات کا جائزہ لیا جائے۔اور پھر اُس کی ذہنی مناسبت کے تناظر میں بات کی جائے۔

یہاں پر چند باتیں صنفِ نعت میں تخلیقی عمل کے متعلق اضافی بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ شبہات کا ازالہ ہو جائے ممکن ہے کے اس خیال کی روشنی میں ناقدین ادب توجہ فرمائیں۔نعت کا تخلیقی سفر ایک عاشقِ رسول ﷺ کن صورتوں میں کرتا ہے اور کتنی دشوار گزار منزلوں کو عبور کرنے کے بعد کس طرح یہ تخلیقی سفر ایک شعری قلب میں ڈھل کر ہم تک پہنچتا ہے اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔یہاں صرف ایک اشارہ کرنا مقصود ہے۔مثلاً ایک شاعر اپنی گنہگار زندگی کا تصور کرتا ہے اور اس خیال میں ڈوب کر ساحل نجات تک پہنچتا ہے۔اس تصور کی روشنی میں جب شاعر پر خلوص جذبوں کے ساتھ دربار رسول ﷺ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اس کے ذہن و قلب میں فکر و خیال کے سیکڑوں دریچے کھل جاتے ہیں جن میں دنیا کے مصائب و آلام کے ساتھ عذابِ قبر، قیامت کی ہولناکیوں، دوزخ کے دردناک عذاب کے حقائق ہوتے ہیں اور ساری چیزیں قرآن و حدیث کے ارشادات کے ذریعے علم و شعور کے نہاں خانوں میں پہلے ہی سے ہوتی ہیں۔اب شاعر ان مناظر کی کربناکیوں کو اپنے وجود میں محسوس کرتا ہے۔ان کیفیات میں بے حد سوز و گداز کا پہلو بھی پوشیدہ ہوتا

ہے۔اس کے بعد اس کی نگاہ بابِ رحمت کی طرف اٹھ جاتی ہے جہاں رحم و کرم، جود و سخا، مہر و عطا اور عفو و درگزر کے جلوے نظر آتے ہیں اور وہ فریاد و التجا کے بعد اپنے دلی احساسات و جذبات کو فکری نگار خانے میں سجاتا نظر آتا ہے جس میں داخلی کیفیات کی بھرپور جلوہ ریزی ہوتی ہے۔اگر ان تمام باتوں کے بعد کہا جائے کے نعت گوئی صنف سخن نہیں اس کے موضوعات محدود ہیں تو اسے تنگ نظری کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔نعت گوئی کے محرکات اور وسیع و بسیط موضوعات اس بات کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کے تمام آفاقی اصنافِ سخن میں نعت گوئی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔جسے آج تک کسی ہیت یا فارم تک محدود نہیں رکھا جا سکا۔اس کا سبب نعت کے ہمہ گیر موضوعات ہیں کے شاعر جس ہیت میں موضوع نعت کو فکری و قلبی وسعتوں کے ساتھ ہمکنار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اس فارم کو استعمال کرے۔دراصل کسی بھی صنفِ ادب میں وہ دشواریاں پیش نہیں آتیں جو صنف نعت کے سلسلے میں آتی ہیں۔اس لیے صنف نعت کا ایک اہم تقاضا شریعت کی مکمل پاسداری ہے جو نعت کی ظاہری و معنوی ساخت اور نظامِ فکر و خیال کو افراط و تفریط سے محفوظ رکھتی ہیں۔قوانینِ اسلام کی روشنی میں ایک فنکار کی فکری و وجدانی لہریں بڑی سبک خرامی سے سفر کرتی ہیں اور اسلام مخالف رجحانات، میلانات سے دامن بچا کر اُسے اڑنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ شہزاد احمد، ڈاکٹر، **اردو نعت پاکستان میں** (کراچی: حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن، 2014)، 50

Shāza'd Ahmēd, Dr., *Urdū Pakistan Māin* (Karachi: Hāmd wā Naa't research Foundation, 2014), 50

2۔ الحاج مولوی فیروزالدین، **فیروزاللغات جامع اردو** (لاہور: فیروز سنز 2014)، 190

Al-Haa'j Mōulvī, Ferōz ul Dīn, *Ferōz ul Lūghāt Ja'mīyā Urdū* (Lahore: Ferōz sōns, 2014), 190

3۔ خواجہ حمید یزدانی، ڈاکٹر، **فارسی نعت ایک سرسری جائزہ**، مشمولہ نقوش رسول نمبر، ج10، شمارہ نمبر: 13 جنوری 1984، 146

Khāwa'ja Hamīd Yāzda'nī, Dr., *Fārsī Na'at Eik Sārsārī Jāizā* , Māshmōlā Naqōōsh Rasōōl Number, Vol: 10, Issue: 13, January 1984, 146

4۔ سید شمیم احمد گوہر، ڈاکٹر، **اردو کا نعتیہ ادب** (الہ آباد انڈیا: مطبع اینگل پرنٹرز، 2011)، 10

Syēd Shāmīm Ahmēd Gōuhēr, Dr., *Urdū kā Natīyā Adāb* (Ala'h Abād India: Matbā Angēl Printers, 2011), 10

5۔ ایضاً، 10

Ibid, 10

6۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، **اردو کی نعتیہ شاعری** (لاہور: گنج شکر پریس، 2012)، 21

Farma'n Fātah Pūrī, Dr., *Urdū kī na'tīyā Shāirī* (Lahore: Ganj Shākr Press, 2012), 21

7۔ راجا راشد محمود، **مشمولہ اردو نعت پاکستان میں** (کراچی: حمد و نعت، ریسرچ فاونڈیشن، 2014)، 51

(Karachi: Hāmd Rāja Rāshēd Mahmōōd, *Mashmōlā Urdū Naa't Pakistan main* wā Naa't Research Foundation, 2014), 51

8۔ ابو الفتح صغیر الدین، ڈاکٹر، **صحابہ کرام کی نعت گوئی**، مشمولہ صریر خامہ نعت نمبر حیدر آباد، 1978، 13

Abū Al-Fātēh Saghīr, Dr., *Saha'bā kāra'm kī Naa't Gōyī*, Mashmōōlā SArīr Khāma Naa't Number, Haider Abād, 1978, 13

9۔ سید یوسف شاہ گیلانی، پروفیسر، **تذکرہ نعت گویاں اردو** (لاہور: اول، مکہ بکس، 1982)، 78

Syēd Yōusēf Shāh Ghēla'nī, Prof., *Tāzkarā Naa't Gōya Urdū* (Lahore: Makkāh Bōōks, 1982), 78

10 ریاض مجید، ڈاکٹر، **اردو میں نعت گوئی** (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 1990)، 71

Rīyāz Majēēd, Dr., *Urdū main Naa't Goyī* (Lahore: Iqbāl Acādemy Pakistan, 1990), 71

11۔التوبہ24:9

Al-Tāubā 9: 24